السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآنی وغیر قرآنی تعویذ کے متعلق قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ نے روحانی اور جسمانی مصائب وآلام سے شفایابی کے لیے دم کرنے اور دم کرانے کو جائز قرار دیا ہے اور اس کی ترغیب دی ہے۔ اس کے متعلق بہت واضح اور صحیح احادیث منقول ہیں کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی دم کرتے تھے اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس کی تلقین کرتے تھے، تعویذات لکھ کر لٹکانے یا اسے دھو کر پینے کے متعلق رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی اجازت قولی یا عملی منقول نہیں ہے، شرکیہ الفاظ یا مجہول المعنی کو بطور تعویذ استعمال کرنا کسی صورت میں جائز نہیں ہے، البتہ قرآنی آیات لکھ کر استعمال کرنے کے متعلق ہمارے اسلاف میں اختلاف رہا ہے۔ لیکن ہمارے اس پرفتن دور میں تو اس کے متعلق بہت افراط وتفریط سے کام لیا جاتا ہے، بعض قائلین اور فاعلین تو اسے کاروبار کے طور پر اپنائے ہوئے ہیں اور اس کاروبار کو جائز قرار دینے کے لیے قرآن وحدیث سے دلائل بھی کشید کرتے ہیں، جبکہ اس کے مانعین ومتشدّدین قرآنی تعویذات کو بھی شرکیہ قرار دے کر انتہا پسندی کا ثبوت دیتے ہیں۔ ہمارے نزدیک ایسے حالات میں دم سے بڑھ کر اور کوئی نسخۂ کیمیا نہیں ہے کیونکہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم خود ایسا کرتے تھے اگر کوئی خود دم نہ کر سکتا ہو تو کسی سے دم کرایا جاسکتا ہے۔ اگر دم کرانے کے بھی مواقع میسر نہ ہوں تو قرآنی تعویذات کو عمل میں لایا جاسکتا ہے بشرطیکہ اسے کاروبار یا معمول نہ بنایا جائے، چونکہ ضرورت مند مجبور ہوتا ہے اگر ایسے حالات میں اس کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے تو اندیشہ ہے کہ وہ دین ودنیا لوٹنے والوں کے ہتھے چڑھ جائے گا۔ اس قسم کی شدید مجبوری کے پیش نظر اگر تعویذ دینے والا شفا منجانب ا کا عقیدہ رکھتے ہوئے اور حاجت مند کو ا تعالیٰ پر اعتماد ویقین کی تلقین کرتے ہوئے قرآنی تعویذ دیتا ہے تو امید ہے کہ ا تعالیٰ کے ہاں بازپرس نہیں ہوگی اگرچہ بہتر یہی ہے کہ وہ خود دم کرے یا کسی سے دم کرانے کو ہی کافی سمجھے۔ [وا اعلم بالصواب]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2، صفحہ:51